رسالہ نمبر 57

عقیقہ کے بارے میں سوال جواب

محمد الیاس عطار قادری رضوی

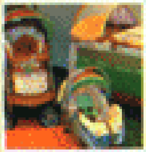

پیشکش: مجلس مدنی مذاکرہ

مکتبۃ المدینہ

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی پاکستان فون: 4921389-95/4126999 فیکس: 4125858
Web: www.dawateislami.net, Email: maktaba@dawateislami.net

پہلے اسے پڑھ لیجئے

﴿...... امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ ......﴾

الحمدللہ عزوجل سگِ مدینہ ضیابار، عطّارِ بداَطوار غَفَرَلَہُ الغفّار کے قُرَّةُ الْعُیُوْنِ وَ الْاَبْصَار (یعنی آنکھوں کی ٹھنڈک) الحاج ابواُسَید احمد عُبید رضا ابنِ عطّار سَلَّمَہُ اللّٰہُ السَّتَّار کے گھر بروز منگل ربیعُ النور شریف ۱۴۲۸ھ (10.04.2007) کو مَدَنی مُنّی کی ولادت ہوئی۔ ۴ اویں دِن بروز پیر شریف (۵ ربیع الغوث ۱۴۲۸ھ) یوں اجتماعی عقیقہ شریف کی ترکیب ہوئی کہ اِس میں میرے من کے شہزادے نگرانِ شوریٰ کی دو مَدَنی منّیوں اور مزید ایک اسلامی بھائی کے دو شہزادوں کے عقیقے بھی شامل ہوگئے۔ بسم اللہ کے سات حُروف کی نسبت سے عقیقے کے سات جانور ذبح ہوئے اور رات غلامزادے کے مکان بیتِ عبرت کی چھت پر کھانے کی دعوت ہوئی بعدہٗ عقیقہ کے عُنوان پر مدنی مذاکرہ کا سلسلہ مُنعَقِد ہوا۔ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی مَدَنی مجلس، المدینۃُ العِلمیہ کی طرف سے نظرِ ثانی وتخریج کی کاوِش اور مجلسِ مَدَنی مذاکرہ کی پیش کش پر وہ مدنی مذاکرہ ضروری ترمیم کے ساتھ مکتبۃ المدینہ کی طرف سے بصورتِ رسالہ بنام عقیقے کے بارے میں سُوال جواب منظرِ عام پر لایا گیا ہے۔ اللہ عزوجل اسے قبول فرمائے اور نافعِ خلائق بنائے اور اِس کے ہر مسلمان قاری کی بے حساب مغفرت فرمائے۔ آمین بِجاہِ النّبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۷ ربیع الغوث ۱۴۲۸ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

عقیقے کے بارے میں سُوال جواب

﴿شیطان لاکھ سستی دلائے صِرف 32 صفحات پر مشتمل یہ رسالہ مکمّل پڑھ لیجئے اِن شآءَ اللہ عزّوجل معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئیگا۔﴾

دُرود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ شفیعُ المذنبین، رحمۃٌ لِّلْعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ دلنشین ہے، جس نے مجھ پر صبح وشام دس مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا وہ قِیامت کے دِن میری شفاعت کو پائیگا۔ (مجمع الزوائد، ج۱۰ص۱۶۳حدیث۱۷۰۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

عقیقہ کے معنیٰ

سُوال ۱......عقیقہ کے کیا معنیٰ ہیں؟

جواب......عقیقہ کا لفظی معنیٰ......عقیقہ بنا ہے عَقّ سے بمعنیٰ کاٹنا، الگ کرنا۔ (مراٰۃ المناجیح ج۶ص۲ضیاء القرآن پبلی کیشنز، مرکز الاولیاء لاہور)

عقیقے کے شَرعی معنیٰ......بچّہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جانور ذبح کیا جاتا ہے اُس کو عقیقہ کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ۱۵ص۱۵۳ مکتبہ رضویہ باب المدینہ کراچی)

سُوال ۲......عقیقہ کرنے میں کیا کیا اچھی اچھی نیّتیں کرنی چاہئیں؟

جواب......بچہ/بچی کی وِلادت کی مُسرّت پر بطورِ شکرِ نعمت، ادائے سنّت کیلئے، اللہ رَبُّ العزّت کی رِضا کی خاطِر عقیقے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ اِس کے علاوہ بھی حسبِ حال نیّتیں کی جاسکتی ہیں۔ یاد رہے! بغیر اچھی نیّت کے عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ ظاہر یہی ہے کہ عقیقہ کرتے وقت کرنے والے کے دِل میں نیّتِ عقیقہ ہوتی ہوگی تاہم جتنی اچھی اچھی نیّتیں زِیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔ حدیثِ مبارَک میں ہے...... نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر ج۶ص۱۸۵حدیث۵۹۴۲ داراحیاء التراث العربی بیروت)

کیا عقیقہ نہ کرنا گناہ ہے؟

سُوال ۳......کیا عقیقہ نہ کرنے والا گنہگار ہوتا ہے؟

جواب......نہیں۔ عقیقہ کرنا فرض یا واجب نہیں مستحب ہے اور مُستَحَب ترک کرنا گناہ نہیں۔

بے عقیقہ مرنے والا بچہ شفاعت کرے گا یا نہیں؟

سُوال ٤……کیا یہ دُرست ہے کہ جو بچہ بغیر عقیقہ اِنتقال کر گیا وہ اپنے والِدَین کی شَفاعت نہیں کرے گا؟

جواب……جی ہاں، مگر اس کی صُورتیں ہیں، جس بچہ نے عقیقہ کا وقت پایا یعنی وہ بچہ سات دن کا ہو گیا اور بلا عُذر جبکہ اِستِطاعت (یعنی طاقت) بھی ہو اُس کا عقیقہ نہ کیا گیا تو وہ اپنے ماں باپ کی شفاعت نہ کرے گا۔

حدیثِ پاک میں ہے کہ اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ یعنی لڑکا اپنے عقیقہ میں گِروی ہے۔ (سنن الترمذی ج٣ص١٧٧ حدیث١٥٢٧ دار الفکر بیروت) اَشِعَّۃُ اللَّمعات میں ہے: امام احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، بچے کا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے اس کو والدین کے حق میں شفاعت کرنے سے روک دیا جاتا ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج٣ص٥١٢ کوئٹہ)

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مذکورہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں، گِروی ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اِس (لڑکے) سے پورا نفع حاصل نہ ہو گا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے اور بعض نے کہا، بچہ کی سلامتی اور اس کی نَشو و نُما اور اس میں اچھے اَوصاف (خوبیاں) ہونا عقیقہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ١٥ص١٥٢ مکتبہ رضویہ باب المدینہ کراچی)

کچّا حَمل گر جانے کی فضیلت؟

سُوال ٥……کیا حمل گِر جانے کی صورت میں عقیقہ کرنا ہو گا؟

جواب……نہیں۔ کچا حمل گر جانے کے سبب عموماً ماں باپ بہُت پریشان ہو جاتے ہیں۔ اُن کی تسلّی کیلئے عرض ہے کہ ایسے موقع پر صَبر کر کے اَجر کمانا چاہئے۔ کچا حمل گر جانے میں ماں باپ کا بہت بڑا بہت ہی بڑا فائِدہ ہے چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے کہ اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب عزّ وجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بے شک کچا بچہ (یعنی شِکمِ مادَر سے نامکمّل گِر جانے والا) اپنے ربّ عزّ وجل سے (اُس وقت) جھگڑے گا، جبکہ اس کے والدین (جن کا ایمان پر خاتمہ ہوا ہو گا مگر شامتِ اعمال کے سبب ان) کو اللہ تعالٰی دوزخ میں داخل فرمائے گا، حکم ہو گا، اے اپنے ربّ عزّ وجل سے جھگڑنے والے بچے! اپنے ماں باپ کو جنّت میں لے جا لہٰذا وہ اپنے نال سے دونوں کو کھینچے گا۔ یہاں تک کہ انہیں جنت میں لے جائیگا۔ (سنن ابن ماجہ ج٢ص٢٧٣ حدیث١٦٠٨ دار المعرفۃ بیروت)

(یعنی وہ آنت جو رحِمِ مادر میں بچے کے پیٹ سے جُڑی ہوتی ہے اور جسے پیدائش پر کاٹ کر جدا کر دیتے ہیں۔) (فیروز اللغات ص١٣٤٥)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس روایت سے ایمان کی سلامتی کی اَہمِیَّت بھی اُجاگر ہوئی کہ شفاعت کی نعمت پانے کیلئے ایمان کا سلامت ہونا لازِمی ہے لہٰذا ہر ایک کو اپنے ایمان کی سلامتی کی فکر کرنی چاہئے۔ یقیناً ایمان کی سلامتی اللہ عزّ وجل کی رِضا میں پوشیدہ ہے اور اللہ عزّ وجل کی رِضا اُسکی اور اسکے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی فرمانبرداری میں ہے اور ایمان کی بربادی اللہ عزّ وجل کی ناراضگی میں پوشیدہ ہے اور اللہ عزّ وجل کی ناراضگی اُس کی اور اُس کے حبیب کی نافرمانی میں ہے۔ اللہ عزّ وجل ہمیں ایمان کی سلامتی عطا فرمادے۔ آمین بِجاہِ النَّبِی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

مرے ہوئے بچے کا عقیقہ ؟

سُوال٦......اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد سات دن سے پہلے پہلے فوت ہو جائے تو اُس کے عقیقے کا کیا کریں؟ اگر مرنے کے بعد کر دیں تو والدین کی شفاعت کرے گا یا نہیں؟

جواب......اب عقیقہ کی حاجت نہیں ایسا بچہ شفاعت کر سکے گا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولیٰنا شاہ اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، جو مر جائے کسی عمر کا ہو اس کا عقیقہ نہیں ہو سکتا، بچہ اگر ساتویں دن سے پہلے ہی مر گیا تو اُسکے عقیقہ نہ کرنے سے کوئی اثر اس کی شفاعت وغیرہ پر نہیں کہ وہ وقتِ عقیقہ آنے سے پہلے ہی گزر گیا، عقیقہ کا وقت شریعت میں ساتواں دن ہے۔ جو بچہ قبلِ بُلوغ مر گیا اور اُس کا عقیقہ کر دیا تھا، یا عقیقہ کی استطاعت (طاقت) نہ تھی یا ساتویں دن سے پہلے مر گیا، ان سب صورَتوں میں وہ ماں باپ کی شفاعت کریگا جبکہ یہ (یعنی ماں باپ) دُنیا سے باایمان گئے ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ (تخریج شدہ) ج ٢٠ ص ٥٩٦، ٥٩٧)

سُوال٧......اگر کسی نے ساتویں دن سے قبل ہی بچے کا عقیقہ کر دیا تو؟

جواب......اگرچہ عقیقے کا وقت ساتویں روز سے شروع ہوتا ہے اور سنّت و افضل یہی ہے تاہم اِس سے قبل حتیٰ کہ ایک دن کے بچے کا بھی عقیقہ کر دیا تو ہو گیا۔

بچہ کے کان میں کتنی بار اذان دیں ؟

سُوال٨......برائے کرم! یہ بھی بتا دیجئے کہ بچہ یا بچی پیدا ہو تو اُس کے کان میں اذان کب اور کتنی بار دیں، بچہ کا نام کون سے دن رکھیں اور سر کے بال کس دن صاف کروائیں؟

جواب......جب بچہ پیدا ہو تو مستحب یہ ہے کہ اس کے کان میں اذان و اقامت کہی جائے اذان کہنے سے اِن شآءَ اللہ تعالیٰ بلائیں دُور ہو جائیں گی۔ حضرت سیِّدُنا امام حسین ابنِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس بچہ کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہی جائے تو اسے اِن شاءَ اللہ عزَّوجلّ اُمُّ الصِّبیان (بچوں کی بِرگی جس میں بچہ سُوکھتا جاتا ہے) نہیں ہو گی۔ (شُعب الایمان ج ٦ ص ٣٩٠ حدیث ٨٦١٩ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

بہتر یہ ہے کہ دَہنے (یعنی سیدھے) کان میں چار مرتبہ اذان اور بائیں (یعنی اُلٹے) کان میں تین مرتبہ اِقامت کہی جائے۔ ساتویں دن اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مُونڈا جائے اور سر مُونڈنے کے وقت عقیقہ کیا جائے اور بالوں کو وزن کر کے اُتنی چاندی یا سونا صَدَقہ کیا جائے۔ (بہارِ شریعت حصہ ١٥ ص ١٥٣)

جلدی نام رکھنا کیسا؟

سُوال ۹......آپ نے ابھی بتایا کہ ساتویں دن نام رکھا جائے تو اگر کسی نے پہلے یا دوسرے دن ہی نام رکھ لیا تو؟

جواب......کوئی حرج نہیں۔

بچّہ کے سر پر زعفران مَلنے

سُوال ۱۰......عقیقہ میں بچہ کا سر مُونڈنے کے بعد سنا ہے سر پر زعفران ملنا چاہئے۔

جواب......آپ نے دُرُست سنا ہے۔ حضرتِ سیّدنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، زمانۂ جاہلیّت میں جب ہم میں کسی کے یہاں بچہ پیدا ہوتا تو وہ بکری ذبح کرتا اور اس کے خون بچے کے سر پر لِتَھیڑ دیتا پھر جب اسلام کا زمانہ آیا تو ہم بکری ذبح کرتے اور بچے کا سر مُنڈاتے اور سر پر زعفران لگاتے۔ (سُنن ابی داوٗد ج ۳ ص ۱۴۴ حدیث ۲۸۴۳ دار احیاء التراث العربی بیروت)

ہر عمر میں ساتواں دن نکالنے کا طریقہ

سُوال ۱۱......اگر ساتویں دن عقیقہ نہ کرسکیں تو کیا حکم ہے؟

جواب......کوئی گناہ نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولٰینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، عقیقہ ولادت کے ساتویں روز سُنّت ہے اور یہی افضل ہے، ورنہ چودھیں، ورنہ اکیسویں دن۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۰ ص ۵۸۶)

صَدرُ الشَّریعہ ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، عقیقہ کیلئے ساتواں دن بہتر ہے اور اگر ساتویں دن نہ کرسکیں تو جب چاہیں کرسکتے ہیں، سنّت ادا ہوجائے گی۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ ساتویں یا چودھویں یا اکیسویں دن یعنی سات دن کا لحاظ رکھا جائے یہ بہتر ہے اور یاد نہ رہے تو یہ کرے کہ جس دن بچہ پیدا ہو اُس دن کو یاد رکھیں اِس سے ایک دن پہلے والا دن جب آئے تو وہ ساتواں دن ہوگا، مثلاً جُمعہ کو پیدا ہوا تو جُمعرات ساتواں دن ہے اور سَنیچر (یعنی ہفتے) کو پیدا ہوا تو ساتواں دن جمعہ ہوگا پہلی صورت میں جس جمعرات کو اور دوسری صورت میں جس جمعہ کو عقیقہ کرے گا اس میں ساتویں دن کا حساب ضرور آئے گا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۵ ص ۱۵۴ مکتبہ رضویہ باب المدینہ کراچی)

شادی کے جانور میں عقیقے کی نیّت کرنا کیسا؟

سُوال ۱۲......شادی کے جانور میں بعض لوگ دولہا اور دیگر افراد کے عقیقے کی نیّت کرلیتے ہیں۔ کیا اِس طرح عقیقہ ہوجاتا ہے؟

جواب......اگر جانور قربانی کی شرائط کے مطابق ہو اور کوئی مانعِ شَرعی نہ ہو تو عقیقہ ہوجائے گا۔

گائے میں کتنے عقیقے ہوسکتے ہیں؟

سُوال ۱۳ ......گائے میں کتنے عقیقے ہوسکتے ہیں؟

جواب......اِس مُعاملے میں اسکے مسائل قربانی کی طرح ہیں لہٰذا گائے میں سات حصّے ہیں اور یوں سات عقیقے بھی ہوسکتے ہیں۔

قربانی کے جانور میں عقیقے کا حصّہ

سُوال ۱٤ ......کیا قربانی کی گائے میں بھی عقیقے کا حصہ ڈال سکتے ہیں؟

جواب......جی ہاں۔

بچّوں کے ناموں کے بارے میں مَدَنی پھول

سُوال ۱۵ ......بچے کا نام رکھنے کے بارے میں کوئی مدنی پھول عنایت فرمادیجئے۔

جواب......صَدرُ الشَّریعه ، بَدرُ الطَّریقه حضرتِ علامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، بچے کا اچھا نام رکھا جائے۔ ہندوستان میں بہت لوگوں کے ایسے نام ہیں جن کے کچھ معنیٰ نہیں یا ان کے بُرے معنیٰ ہیں، ایسے ناموں سے اِحتِراز (یعنی پرہیز) کریں۔ انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے اَسمائے طیّبہ اور صَحابہ و تابعین و بُزُرگانِ دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نام پر رکھنا بہتر ہے۔ اُمید ہے کہ ان کی بَرَکت بچہ کے شاملِ حال ہو۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۵ ص ۱۵۴)

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبیِ رحمت، شفیعِ اُمت، شہنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھوں کے نام پر نام رکھو اور اپنی حاجتیں اچھے چہرہ والوں سے طلب کرو۔ (الفردوس بمأ ثور الخطاب ج ۲ ص ۲۳۲۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک میں اچھے چہروں والوں سے حاجتیں طلب کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ یہاں اچھے چہرے والوں سے سفید چمڑی والے چہرے مراد نہیں بلکہ اللہ عزوجل کے وہ نیک بندے مراد ہیں جن کے چہرے عبادتِ الٰہی اور تہجُّد گزاری کے سبب مُنوَّر و تابندہ (یعنی نورانی) ہوں۔ (کما فصله العلامة الشامی والامام احمد رضا رضی الله تعالیٰ عنهما) (اسلامی اخلاق و آداب حاشیہ از مولانا محمد احمد اعظمی مصباحی، ص ۲۴۹)

صَدرُ الشَّریعه ، بَدرُ الطَّریقه حضرتِ علامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، عبداللہ و عبدالرحمٰن بہت اچھے نام ہیں مگر اس زمانے میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ عبدالرحمٰن کے بجائے اس شخص کو لوگ رحمٰن کہتے ہیں اور غیرِ خدا کو رحمٰن کہنا حرام ہے۔ اسی طرح کثرت سے ناموں میں تصغیر (تصٔ۔ غِیٔ) کا رَواج ہے، یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حَقارت نکلتی ہے اور ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے لہٰذا جہاں یہ گمان ہو کہ ناموں میں تصغیر کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں دوسرے نام رکھے جائیں۔ (بہارِ شریعت، ج ۱۵ ص ۱۵۴ مکتبہ رضویہ باب المدینہ کراچی)

محمّد نام رکھنے کے چار فضائل

سُوال ۱۶...... **محمد** نام رکھنے کے فضائل ارشاد ہوں۔

جواب...... اِس ضِمن میں چار فرامینِ صادِق و امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کرتا ہوں:۔

۱...... جسکے لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام سے بَرَکت حاصل کرنے کیلئے اس کا نام **محمد** رکھے وہ (یعنی نام رکھنے والا والد) اور اُس کا لڑکا دونوں بہشت (یعنی جنت) میں جائیں گے۔ [۱]

۲...... روزِ قیامت دو شخص ربُّ العزت کے حضور کھڑے کئے جائیں گے۔ حکم ہوگا، انہیں جنت میں لے جاؤ۔ عرض کریں گے، الٰہی (عزوجل)! ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے؟ ہم نے جنت کا کوئی کام کیا نہیں...... فرمائے گا، جنت میں جاؤ، میں نے حَلف کیا ہے کہ جس کا نام احمد یا **محمد** ہو، دوزخ میں نہ جائے گا۔ [۲]

۱...... تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک **محمد** یا دو **محمد** یا تین **محمد** ہوں۔ [۳]

۱...... جب لڑکے کا نام **محمد** رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اُس کیلئے جگہ کشادہ کردو اور اُسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو۔ [۴]

---

[۱] کنز العمال ج ۱۶ ص ۱۷۵ رقم ۴۵۲۱۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت [۲] فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص ۶۸۷...... [۳] الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۵ ص ۴۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت...... [۴] الجامع الصغیر للسیوطی ص ۴۹ الحدیث ۷۰۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت

محمّد نام رکھنے کی دو نیّتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر بغیر اچھی نیت کے فقط یوں ہی **محمد** نام رکھ لیا تو ثواب نہیں ملے گا کیونکہ ثواب کمانے کیلئے اچھی نیت ہونا شرط ہے اور حدیثِ پاک نمبر(۱) میں دو اچھی نیتوں کی صَراحت بھی ہے کہ تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نامِ نامی اسمِ گرامی سے برکت حاصل کرنے کی نیت سے **محمد** نام رکھنے والے خوش قسمت باپ اور **محمد** نامی بیٹے کیلئے جنت کی بشارت ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ رضویہ جلد ۲۴ صفحہ ۶۹۱ پر فرماتے ہیں، بہتر یہ ہے کہ صِرف **محمد** یا **احمد** نام رکھے اس کے ساتھ جان وغیرہ اور کوئی لفظ نہ ملائے کہ فضائل تنہا انہیں اسمائے مبارکہ کے وارِد ہوئے ہیں۔ آج کل معاذ اللہ عزوجل نام بگاڑنے کی وَبا عام ہے حالانکہ ایسا کرنا گناہ ہے اور **محمد** نام کا بگاڑنا تو بہت ہی سخت تکلیف دِہ ہے۔ لہٰذا عقیقہ میں نام **محمد** یا **احمد** رکھ لیجئے اور پکارنے کیلئے مثلاً بلال رضا، جمال رضا، کمال رضا، عبید رضا، جنید رضا، اُسید رضا اور زید رضا وغیرہ رکھ لیا جائے۔ اسی طرح بچیوں کے نام بھی صَحابیات وَوَلِیات کے ناموں پر رکھنا مناسِب ہے جیسا کہ سکینہ، زرینہ، جمیلہ، فاطمہ، زینب، مَیمونہ، مریم وغیرہ۔

عقیقے میں کتنے جانور ہونے چاہئیں؟

سُوال ۱۷ ...... بچہ یا بچی کے عقیقے میں جانوروں کی تعداد کے بارے میں بھی ارشاد فرما دیجئے۔

جواب ...... لڑکے کیلئے دو اور لڑکی کیلئے ایک ہو۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، (دونوں کیلئے) کم سے کم ایک (جانور) تو ہے ہی اور پِسَر (یعنی بیٹے) کیلئے دو (جانور) افضل ہیں، (بیٹے کیلئے دو کی) استطاعت (یعنی طاقت) نہ ہو تو ایک بھی کافی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۰ ص ۵۸۶)

عقیقہ کا جانور کیسا ہو؟

سُوال ۱۸ ...... عقیقہ کا جانور کیسا ہونا چاہئے؟

جواب ...... ایک قصاب سے عقیقے کیلئے جانور خریدنے کے مُتَعَلِّق پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ان اُمور میں اَحکامِ عقیقہ مِثلِ قربانی ہیں، اَعضا سلامت ہوں، بکرا بکری ایک سال سے کام کی جائز نہیں، بھیڑ، مَینڈھا چھ مہینہ کا بھی ہوسکتا ہے جبکہ اِتنا تازہ وفربہ ہو کہ سال بھر والوں میں ملادیں تو دُور سے مُتَمَیِّز نہ ہو (یعنی دیکھنے میں سال بھر کا نظر آئے)۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۰ ص ۵۸۴)

عقیقے کے جانور کے متعلق حضرتِ علامہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامی فرماتے ہیں، بدائع میں ہے، افضل قربانی یہ ہے کہ مینڈھا، چتکبرا، سینگوں والا اور خَصّی ہو۔ (ردُّ المحتار ج ۹ ص ۵۴۹ دار المعرفۃ بیروت)

جانور کی عُمُر میں شک ہو تو؟

سُوال ۱۹ ......عقیقہ یا قربانی کے جانور کی عمر میں شک ہو تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب......عمر کم ہونے کا شُبہ ہو تو اُس جانور کی قربانی یا عقیقہ نہ کرے۔ اِس ضِمن میں فتاویٰ رضویہ جلد ۲۰ ص ۵۸۳ اور ۵۸۴ سے دو جُزئیات مُلاحظہ ہوں......(۱) سال بھر سے کم کی بکری عقیقے یا قربانی میں نہیں ہوسکتی، اگر مشکوک حالت ہے تو وہ بھی ایسی ہے کہ سال بھر کی نہ ہونا معلوم ہو، لِاَنَّ عَدَمَ الْعِلْمِ بِتَحَقُّقِ الشَّرْطِ کَعِلْمِ الْعَدَمِ شرط کے پائے جانے کا علم نہ ہونا ایسے ہی ہے جیسے اس چیز کے نہ ہونے کا علم ہو۔

(۲) جبکہ سال بھر کامل ہونے میں شک ہے تو اس کا عقیقہ نہ کریں اور اِس (یعنی بیچنے والے) قَصاب کا قول یہاں کافی نہیں کہ (جانور) بِکنے میں اِس (یعنی بیچنے والے) کا نفع ہے اور (سال بھر کا بچہ جو دانت توڑتا ہے وہ اس نے ابھی نہ توڑے یہ) حالتِ ظاہرہ اِس (بیچنے والے) کی بات (یعنی جانور کامل ہونے کے دعوے) کو دَفع کررہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(خُلاصۂ کلام یہ ہے کہ اگر جانور کی عمر پر یہ شک ہو کہ یہ بکرا سال بھر کا نہیں معلوم ہوتا یا گائے شاید دو سال سے کم عمر کی ہے تو ایسی مشکوک حالت میں اُس جانور کی قربانی یا عقیقہ نہیں کرسکتا۔)

عقیقے کے گوشت کی تقسیم کا مسئلہ؟

سُوال ۲۰ ......عقیقے کے گوشت کی تقسیم کس طرح کریں؟

جواب......میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، گوشت بھی مِثلِ قربانی تین حصّے کرنا مستحب ہے، ایک اپنا، ایک اَقارِب، ایک مساکین کا۔ اور چاہے تو سب کھالے خواہ سب بانٹ دے، جیسے قربانی۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۰ ص ۵۸۴)

پکا کر کھلائیں یا کچّا بانٹیں؟

سُوال ۲۱ ......عقیقے کا گوشت پکا کر کھلانا افضل ہے یا کچا گوشت تقسیم کردیں۔

جواب......پکا کر کھلانا کچا تقسیم کرنے سے افضل ہے۔ (ایضاً)

عقیقے کا گوشت ماں باپ کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

سُوال ۲۱ ......کیا عقیقے کے گوشت میں والدین کا بھی حصہ ہے؟

جواب...... یوں تو کسی کا بھی حصہ ضروری نہیں، البتہ مستحب تقسیم کا بیان ہوچکا۔ یہ جو مشہور ہے کہ والدین نہیں کھاسکتے یہ غلَط بات ہے۔ ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی وغیرہ سبھی مسلمان کھاسکتے ہیں۔

کافرہ دائی سے زچگی کروانا حرام ہے ؟

سُوال ۲۲...... کہتے ہیں کہ عقیقے کے گوشت میں سے نائی کوسَر اور دائی (Mid Wife) کوران دینا چاہئے اور اگر دائی کافرہ ہو تو کیا کرے؟

جواب...... میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولینا شاہ احمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ ج ۲۰ ص ۵۸۹ پر فرماتے ہیں، سَر نائی کو دینے کا نہ کہیں حکم نہ ممانَعت، ایک رَواجی (یعنی رسم ورَواج کی) بات ہے، (دینے میں حرج نہیں) جنائی (Mid Wife) کوران دینے کا حکم البتہ حدیث (سے ثابت) ہے، مگر کافرہ سے یہ (یعنی زَچگی کا) کام لینا حرام۔ کافرہ سے مسلمان عورت کو ایسے ہی پردے کا حکم ہے جیسے مَرد سے کہ سِوا منہ کی ٹِکلی اور ہتھیلیوں اور تلووں کے کچھ نہ دِکھائے، نہ کہ خاص جَنائی (یعنی زَچگی) کا کام۔ رَدُّالمحتار میں ہے، مسلمان عورت کو یہودی یا نَصرانی یا مُشرِک عورت کے سامنے ننگا ہونا حلال نہیں سِوائے اس کے کہ وہ اس کی لونڈی ہو۔ (ردالمحتار ج۹ص۶۱۳ دارالمعرفۃ بیروت)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں، پھر اگر کسی نے اپنی حماقت سے اِس (یعنی کافرہ سے ڈِلیوری کروانے کے) گناہ کا اِرتکاب کیا، اَوْکَانَ صَحِیْحُ الْاِضْطِرَارِ اِلَیْہِ (یعنی یا اس کی صحیح شدید مجبوری ہو) تو اس (کافرہ) کوران وغیرہ کچھ نہ دیں کہ کافروں کا صَدَقات وغیرہ میں کچھ حق نہیں۔ نہ اس کو دینے کی (شرعاً) اجازت۔ (فتاویٰ رضویہ ج۲۰ ص۵۸۸، ۵۸۹)

صفحہ ۵۸۸ پر اِس کے اگلے فتوے میں ارشاد فرماتے ہیں، بھنگن یا کسی کافرہ کو جَنائی (Mid Wife) بنانا سخت حرام ہے۔ نہ کافرہ کو ران دی جائے اور بالوں کی چاندی مسکین کا حق ہے، نائی مسکین ہو تو دینے میں مضایقہ نہیں، اَصْل حکم یہ ہے۔ پھر جس نے اس کے خِلاف کیا بھنگن کوران، غنی نائی کو چاندی دی تو بُرا کیا، مگر عقیقہ ہوگیا، سِری کے بارے میں کوئی خاص حکم نہیں جسے چاہے دے، جس کا عقیقہ نہ ہوا ہو وہ جوانی بڑھاپے میں بھی اپنا عقیقہ کرسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ علیم

عقیقے کی کھال کا استعمال؟

سُوال ۲٤......عقیقہ کے جانور کی کھال کا کیا حکم ہے؟

جواب......اس کے گوشت اور کھال کا بھی وہی حکم ہے جو قربانی کے جانور کے گوشت پوست (کھال) کا۔ کہ کھال کو باقی رکھتے ہوئے یا ایسی چیز سے بدل کر جسے باقی رکھ کر نفع اٹھایا جاسکتا ہو اپنے صَرف میں لائے یا مسکین کو دے یا کسی اور نیک کام مثلاً مسجد یا مدرَسہ میں صَرف کرے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۵ ص ۱۵۵)

کھال اُجرت میں دینا کیسا؟

سُوال ۲۵......کیا قصائی کو عقیقے کے جانور کی کھال بطورِ اُجرت دے سکتے ہیں؟

جواب......نہیں دے سکتے۔ اِسی طرح نائی کو سر یا جَنائی (Mid Wife) کو ران بطورِ اُجرت دینے کی شَرِیعَت میں اجازت نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۵ ص ۱۵۵)

کون ذبح کرے؟

سُوال ۲٦......عقیقہ کا جانور کون ذبح کرے؟

جواب......میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولیٰنا شاہ اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، باپ اگر حاضر ہو اور ذبح پر قادر ہو تو اُسی کا ذبح کرنا بہتر ہے کہ یہ شکرِ نعمت ہے، جس پر نعمت ہوئی وہی اپنے ہاتھ سے شکر ادا کرے۔ وہ نہ ہو یا ذبح نہ کر سکے تو دوسرے کو اجازت دیدے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۵۸۵ ملخصا)

عقیقہ کی دُعا؟

سُوال۲۷……عقیقے کی دعا کون پڑھے؟ ذابح یا والِد؟

جواب……ذابح یعنی جو ذبح کرے وہی دعا پڑھے۔ عقیقۂ پِسر (لڑکے کے عقیقے) میں کہ باپ ذبح کرے (تو ذبح سے قبل) دعا یوں پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ اِبْنِیْ فُلَان دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَآءً لِّابْنِیْ مِنَ النَّارِ ط بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اے اللہ عزّ وجل! یہ میرے فلاں بیٹے کا عقیقہ ہے، اِس کا خون اُس کے خون، اِس کا گوشت اُس کے گوشت، اِس کی ہڈّی اُس کی ہڈی، اِس کا چمڑہ اُس کے چمڑے اور اِس کے بال اُس کے بال کے بدلے میں ہیں۔ اے اللہ عزّ وجل! اس کو میرے بیٹے کیلئے جہنم کی آگ سے فِدیہ بنادے۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے، اللہ سب سے بڑا ہے۔

فُلاں کی جگہ پِسر (یعنی بیٹے) کا جو نام ہو، لے دُختر (یعنی بیٹی) ہو تو دونوں جگہ اِبْنِیْ کی جگہ بِنْتِیْ اور پانچوں جگہ ہٖ کی جگہ ھا کہے اور دوسرا شخص ذبح کرے تو دونوں جگہ اِبنی فُلاں یا بِنتی فُلاں کی جگہ فُلاں اِبْنِ فُلاں یا فُلَانَہ بِنتِ فُلَانَہ کہے بچے کو اس کے باپ (اور بچی کی ماں) کی طرف نسبت کرے۔ (فتاویٰ رضویہ ج۲۰ ص۵۸۵،۵۸۶) مثلاً محمد رضا بن محمد علی یا زینب بنتِ مریم۔

کیا دعا پڑھنا ضروری ہے؟

سُوال۲۸……کیا دعا پڑھے بغیر عقیقہ نہیں ہوگا؟

جواب……بغیر دعا پڑھے ذبح کرنے سے بھی عقیقہ ہو جائے گا۔ (بہارِ شریعت حصہ۱۵ ص۱۵۵)

عقیقہ کے گوشت کی ہڈیاں توڑنا کیسا؟

سُوال۲۹......کیا یہ دُرُست ہے کہ عقیقے کے جانور کی ہڈّیاں نہ توڑی جائیں؟

جواب......بہتر یہ ہے کہ اس کی ہڈّی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈیوں پر سے گوشت اُتار لیا جائے یہ بچے کی سلامتی کی نیک فال ہے اور ہڈّی توڑ کر گوشت بنایا جائے اس میں بھی حرج نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۵ص ۱۵۵ مکتبہ رضویہ باب المدینہ کراچی)

میٹھا گوشت

سُوال۳۰......صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، گوشت کو جس طرح چاہیں پکا سکتے ہیں میٹھا پکایا جائے تو بچہ کے اَخلاق اچھے ہونے کی فال ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۵ص ۱۵۵ مکتبہ رضویہ باب المدینہ کراچی)

غمِ مدینہ و بقیع وبلا حساب مغفرت و

جنّتُ الفردوس میں سرکار کے پڑوس کا طلبگار عطارِ گنہگار

۷ ربیع الغوث ۱۴۲۸ھ